

سہارا واریٹی

UrduPhoto.com

احمد فراز

باذوق لوگوں کے لیے

ہماری کتابیں

خوبصورت کتابیں

تزیین و اہتمام اشاعت

خالد شریف

UrduPhoto.com

منا بطبع

ناشر : خالد شریف

تعداد : ایک ہزار

اشاعت : فروری ۱۹۷۷ء

مطبع : صوفی اکرام پرنٹرز - لاہور

ادارہ : مادر اپلشیرز - بہاولپور روڈ - لاہور

قیمت : چالیس روپے

عنوانات

۱۔ شاعر کا پرچم ، ۵

۲۔ ہماری ماؤں کو فراموش مت کرو ، ۵

۳۔ جلا وطن ، ۵

۴۔ آوازیں ، ۹

۵۔ شاعر اور گوریا ، ۱۱

۶۔ آج جیل خانے میں ، ۱۸

UrduPhoto.com

۷۔ آؤ نظمیں لکھیں ، ۲۹

۸۔ کیا میں غلط تھا ؟ ، ۳۲

۹۔ غدار ، ۳۶

۱۰۔ پولیس مقابلہ ، ۳۸

۱۱۔ اور وہ گارے ہیں ، ۴۰

۱۲۔ پابجولاں ، ۴۲

۱۳۔ انتقام ، ۴۵

۱۴۔ عروسی ، ۴۷

۱۶۔ ایک اور دن ۵۰

۱۷۔ نس ۵۶

۱۸۔ پانی ۶۰

۱۹۔ مجھے یاد کرنا ۶۶

۲۰۔ آس ۶۸

۲۱۔ میں انتظار کروں گا ، ۷۰

۲۲۔ کتبہ ۷۳

۲۳۔ ہم کون ہیں ، ۷۵

۲۴۔ اپنی زمین کے ستون بیٹے ، ۷۹

۲۵۔ قدرت کی نو ۸۲

۲۶۔ راس ۸۷

۲۷۔ اسے یاد وطن ۹۰

۲۸۔ منڈیلا ، ۹۳

۲۹۔ میری ہزاروں آوازیں ہیں ، ۹۶

۳۰۔ پس مرگ ۹۹

۳۱۔ ہم ملیں گے ، ۱۰۳

۳۲۔ جنگ کے بعد کا پہلا دن ، ۱۰۷

۳۳۔ لوگ کہتے ہیں ، ۱۱۰

۳۴۔ آزادی کے وارث ، ۱۱۲

۳۵۔ ناتمام مسافت ، ۱۱۵

حرفِ سادہ

یہ ان دنوں کی بات ہے جب فیض صاحب علامہ اقبال کے فارسی کلام کا منظوم اردو ترجمہ کر رہے تھے۔
فیض صاحب جیسے بے پناہ محنت کے باوجود کسی حد تک میں بے تکلف بھی تھا ایک دور میں نے ان سے عرض
کیا کہ "آپ ان تراجم میں اپنا وقت کیوں صرف کر رہے ہیں۔ یہ کام تو دوسرے لوگ بھی انجام دے سکتے ہیں آپ کے
بے شمار مداح اور عقیدتمند آپ کی ناز و محلیات کے لئے ترستے رہتے ہیں عالم یہ ہے کہ اگر کوئی کہیں سے آپ کا نیا شعر
یا مصرع سُن لے تو بطور سوغات دوسرے شہروں اور دوستوں تک پہنچانے کے لئے بے قرار رہتا ہے۔" فیض صاحب
نے ہمیشہ کی طرح مستحقانہ مسکراہٹ کے ساتھ کہا: "کیا تم پر کبھی شعر گوئی میں **BARREN PERIOD** نہیں گذرا
پانچ پن کا ایسا وقت جو بعض اوقات ہینوں پر پھیل جاتا ہے۔" میں نے عرض کیا: "کئی مرتبہ ایسا ہو کہ طویل عرصہ تک مصرع بھی
نہیں کہا۔" بولے: "تو پھر اس زمانے میں کچھ نہ کچھ تو کرتے رہنا چاہئے جنگ ہو نہ ہو سہا ہی کو اپنے ہتھیار صیقل
رکھنے چاہئیں۔"

سب میری آوازیں ہیں، کے تراجم محض تخلیقی ہتھیاروں کو صیقل رکھنے کی غرض سے ہی نہیں کئے گئے بلکہ کچھ اور
عکاس بھی تھے ایک وجہ تو یہ تھی کہ میں خود انہی حالات سے گذر رہا ہوں جن سے بیشتر افریقی جلاوطن شاعر دوچار ہیں اور اپنی ہرزئی
سے دور اپنے لوگوں کی انقلابی جدوجہد میں قلمی حوالے سے شریک ہیں دوسرا سبب یہ کہ پاکستان اور جنوبی افریقہ کے تاریخی اور
سیاسی کوائف مختلف ہوتے ہوئے بھی کئی طرح کی مماثلت رکھتے ہیں جنوبی افریقہ میں سفید فام اقلیت نے جس ظلم اور دھڑائی

سے مقامی سیاہ فام اکثریت کو انسانی تو قیاد حقوق سے محروم کر رکھا ہے اسی طرح پاکستان میں فوجی آمریت نے بھی اپنے ظالمانہ اور
خاصیانہ رویہ سے اپنے ہی لوگوں کو محکوم بنا رکھا ہے۔ فرق اتنا ہے کہ وہاں بندوق کی بلبلی پر گوری انگلیوں کی جنبش حریت پرستوں
کے خون سے ہولی کھیل رہی ہے اور پاکستان میں جمہوریت پسند دانشوروں سیاسی کارکنوں صحافیوں اور طلباء کا ہوزین کا رزق
بن رہا ہے۔ غالباً ہی بنیادی وجہ ہے کہ افریقی شاعری و مضمومات کی حیرت انگیز مائکت کے سبب پاکستان کے حالات کی بھی
عکاس معلوم ہوتی ہے۔

ایک مقصد یہ بھی پیش نظر تھا کہ جنوبی افریقہ کی بڑی اور پختی شاعری کو اردو طبقہ سے بالعموم اور پاکستان کے ادیبوں شاعروں
سے بالخصوص روشناس کرایا جائے۔ ساتھ ہی یہ احساس دلانا بھی مقصود ہے کہ جب خلق خدا ظلم اور استحصال کے خلاف نبرد آزما ہو اور
لوگ اپنے حقوق کی بازیابی کیلئے جانیں تک قربان کر رہے ہوں تو لکھنے والوں پر کیا ذمہ داری عائد ہوتی ہے اور اس تناظر میں ان
کا کیا کردار ہونا چاہئے؟

میں اپنی مختصر پیش لفظ کو افریقی ادیب کے اس جملہ پر ختم کرتا ہوں ”صرف قیدی پرندہ ہی جانتا ہے کہ وہ
کیوں نغمہ سرا ہے۔“

UrduPhoto.com

احمد نسران
لندن

شاعر کا پرچم

وہ کہتے ہیں

با آبرو شاعری کرو

جن سے اُن کی سفاکیاں خوشنما لگیں

UrduPhoto.com

مکروہ منظر تصویر دکھائی دیں

غلیظ انتیں روشنی کی لکیریں نظر آئیں

خون کو شراب

اور موت کو نیند سے تعبیر کرو

وہ شاعر سے پھولوں کے ہار مانگتے ہیں

تاکہ ان کی گولیوں سے چھلنی ہونے والوں کی
قبریں سجائی جاسکیں

وہ نفلوں کے معطر گلہ استے چاہتے ہیں
تاکہ تعفن پر خوشبو کی چادر ڈال دی جاتے
وہ چاہتے ہیں

کہ لوگوں کے احتجاج کو

شتر کے منقش گنبدوں میں دفنایا جاتے

UrduPhoto.com

اُن کی خواہش ہے

کہ انسانوں کی دردناک چیخوں پر

موسیقی کی تانیں حاوی ہو جائیں

اُونچے سروں والے ساز بجائیں

جن میں

بے دردی سے نفل ہونے والوں کی کراہیں

دب جائیں

وہ چاہتے ہیں

۲
کہ شاعرِ پنجے میں بند ہو کر خوش نوائی کرے
عبادت گاہوں (کلیساؤں) میں گانے والوں کے
طائفہ کا خواجہ سرا بن جائے

اپنے غمِ غمض و غصے کو
چاندی کی چھینکتی ہوئی زنجیروں سے ایسیر کر دے

ہم یہ سب ناقبول کرتے ہیں

ہمیں بد صورت ہونا گوارا

UrduPhoto.com

ہم آزادی سے قبروں کو کھود کر

لاشیں دکھائیں گے

ہم سڑاندے (خوشبوؤں کے) غلاف

نوح پھینکیں گے

ہم اپنے شہیدوں کی انٹریوں کو

اپنے پر جموں میں لپیٹیں گے

اگر ہم نے پھر یہی اٹھانے ہیں
تو پھر ازکار رنگ عنابی ہونا چاہیے

UrduPhoto.com

David Evans

If Poets Must Have Flags

ہماری ماؤں کو فراموش مت کرو

ہماری ماؤں کو فراموش مت کرو

جو ایک متعین صبر کے ساتھ

ہمارا انتظار کر رہی ہیں

OrduPhoto.com

ہمارے ابا کو مت بھولو

جو جیلوں میں سڑ رہے ہیں

اور کانوں میں گھل رہے ہیں

ہمارے بچوں کو اپنی یادوں سے دُور نہ رکھو

جن کے بدن

گلیوں میں دم توڑ رہے ہیں
اب انتقام کا ہاتھ بلند ہو چکا ہے

اور ہم
مزید یقین کے ساتھ

اعادہ کرتے ہیں

کہ افریقہ آزاد ہوگا

ہم اسے آزاد کرائیں گے

UrduPhoto.com

جلا وطنی

مجھے جلا وطن کہیں

خانہ بدوش سمجھیں

یا شوریدہ سرشاعر مانیں

UrduPhoto.com

(جو بھی کہیں)

میں ایک خاموش طبع اور مرخیاں مرنج انسان ہوں

اپنی غیر مرئی رفتار سے گامزن

اپنے منصوبوں میں گمن

غلامی کی حد تک خوش خلق

لیکن پھر بھی
کبھی کبھی مامی نوے

میرے دل کو اپنی گرفت میں لے لیتے ہیں
میری خاموش آنکھوں کے پیچھے

میرے سر میں

سائرن اور انسانی چیخوں کی آوازیں

UrduPhoto.com

آوازیں

پھر آوازیں آنی شروع ہو گئیں
رات گئے سائرن کی گونج

دروازوں پر ٹکوں کی دھمک

UrduPhoto.com

اور رگوں میں درد کی گوک

پھر آوازیں آنے لگیں

بے الفاظ

لامتناہی نوم

(جسے کوئی قیدی ہی سمجھ سکتا ہے)

مدم سے پنجم کی سمت
 دھیرے دھیرے بند ہوتا جاتا ہے
 میرے ہمزاد

ہندی پارشس کی طرح
 اپنے دکھ آہوں کی صورت میں اگلنے لگتے ہیں
UrduPhoto.com

پڑیوں کے ٹوٹنے کی چٹخار
 اور فوجی بوٹوں کی چاب
 پھر وہی آوازیں آنے لگیں

شاعر اور گوریلا

ایمسرڈیم میں تارک الوطن حریت پسند نہایت تحفظ اور
خفیہ طور پر اکٹھے ہوتے ہیں۔ ایک گوریلا ایک شاعر ساتھی کا ہاتھ
تپاک سے اپنے ہاتھ میں لیتا ہے مفارقت زدہ لوگ جنہیں سیاسی
UrduPhoto.com
حالات نے ایک دوسرے سے جدا کر دیا تھا۔ ایک اجنبی ملک
میں دوبارہ یکجا ہوتے ہیں۔

پہلے آواز :- سوال یہ ہے کہ لوگ جو اپنی سرزمین

کی آزادی کے لئے بندوق اٹھاتے ہیں اور وہ جو پھولوں،

محبت یا جنگ ہی سے متعلق نظریں لکھتے ہیں کیا وہ ایک ہی

غیر رکھتے ہیں۔ یادہ ساخت پر ساخت کے اعتبار سے ایک
دوسرے سے مختلف ہوتے ہیں۔

دوسری آواز :- شاعر کا کام خواہ وہ جنگ کی حالت
ہی کیوں نہ ہو قلمی کاوشوں تک محدود ہوتا ہے۔ ایسی جنگ جو
شاعر کو نغمہ سازی پر نہ اکسائے ایک بے مقصد محاذ آرائی کے
مترادف ہے۔

تیسری آواز :-

تمام انسان شاعر ہوتے ہیں
UrduPhoto.com

تمام شاعر انسان ہوتے ہیں

اُدھر دور کہیں خون آلودہ جھاڑی میں دو حریت پرست
زخموں سے چور زندگی اور موت کی کشمکش سے دوچار ہیں ان
میں سے ایک جب بمشکل سانس لیتا ہے تو درد کی تیش اس
کے وجود کو یوں جھلسا دیتی ہے جیسے نیپام ارد گرد کے علاقے
میں آگ بکھیر دیتا ہے۔ ایک ایسی آگ جسے فنا ہی بجھا سکتی ہے
اسی لئے وہ مرنا چاہتا ہے جتنی بھی جلدی ہو سکے لیکن مشکل یہ ہے

کہ آئے اس جانکشی کے مذاب سے نہایت ست روی اور
بے توقیری کے ساتھ گزرنا پڑے گا اس کے نو عمر ساتھی کو اپنے
دوست کی جانکشی نہایت بے بسی سے دیکھنا پڑے گی۔

سنو خون اگلنے ہوئے منہ کی آواز
ساتھی! مجھے ختم کر دو۔ مجھے فوراً ختم کر دو
(ادھر لندن کے ایک بلند بام فلیٹ میں ایک شاعر نے
آخری الفاظ لکھ کر اپنی نظم کو تکمیل دے دی۔)

Urduphotocom
دوسری آواز:- مگر ہم جنگ کیوں لڑ رہے ہیں یہ بھی
نہیں بھولنا چاہیے۔

تیسری آواز:- اور یہ بھی نہ بھولو
ایک مرتبہ پھر دم توڑتا ہوا حریت پرست اپنے ساتھی سے
رحم کی سزا کا تقاضا کرتا ہے۔
مجھے ختم کر دو۔ ساتھی مجھے دشمنوں کے لئے زندہ مت
چھوڑو۔

پہلے آواز :- ہم ایسٹریڈیم لندن اور نیویارک میں کیا کر رہے
 ہیں۔ ہمارے قلم یہاں محض سیاہی روہیں جبکہ دوسروں کے جسم
 خون اگل رہے ہیں۔ وہ زندگیاں قربان کر رہے ہیں اور ہم
 گفتگوؤں میں مصروف ہیں۔

یہاں محض الفاظ کی بوندا باندی

اور وہاں گولیوں کی مسلسل بارش

دوسری آواز :- لفظ کی برکتوں اور شعر کی تہذیب

مردمِ جدوجہدِ سفاکیت کے مترادف ہوتی ہے

پہلے آواز :- جدوجہد کی پشت پناہی بغیر لفظی محض

ہوا ہے۔ اپنی سٹی اور اپنے لوگوں کی طرف سے جوتہ من

واجب ہے شاعر کو اس کی آگہی ہونی چاہیے۔ ورنہ اس کا

سب شور و غوغا گھومتے ہوئے پنکھے کی بے معنی آواز کے ہوا

کچھ بھی نہیں۔

دوسری آواز :- شاعر اپنے فرض سے غافل نہیں وہ

رفتہ اور آئندہ سے آگاہ ہے لمحہ موجود کا مطیع اور ساعتِ گزشتہ

کا غلام ہوئے بغیر اپنی نگرہ جاری رکھتا ہے۔ اس گوریلا کی
 مصداق جو اپنے دشمن پر بندوق تان تو سکتا ہے لیکن اُسے
 ہلاک نہیں کر سکتا۔ اس کی انگلی بلبلی پر ہے مگر بلبلی دبا نہیں
 سکتا۔ وہ اپنے حریف کو پہچان لیتا ہے جس کی بہن سے اس
 نے بڑپن میں شدت سے محبت کی تھی ان موسموں میں جب
 خوبصورت اور لائبی دم والے پرندے اپنی چونچوں کو پانیوں میں
 ڈبوئے ہیں۔

UrduPhoto.com: بھی شاعری کا کیا فائدہ

ایسے رحم کی کیا ضرورت

مختصر یہ کہ اصلی زبان بندوق اور پیغام قنا ہے

باقی سب بکواس بیل کا موت

تیسویں آواز :- شاعر اور لفظ

سپاہی اور بندوق

جدوجہد میں دونوں کو ہمقدم اور دوش بڈش ہونے کی ضرورت ہے

اگر کڈیشنڈ کانفرنس ہال سے باہر ایسٹریڈیم افریقہ کی

طرح تپ رہا ہے۔ یہاں لوگ سورج مکھی کے پھولوں کی طرح
 ٹھلس رہے ہیں۔ لیڈن جاتے ہوئے دونوں اطراف پر
 لالے کے رنگارنگ پھول قطار اندر قطار اپنی
 خوشبوؤں سے مست ورقشاں وین گاف کے نام پر
 اپنی عقیدتیں بچاؤ کر رہے ہیں۔

(یہاں کسی بندوق چلنے کی آواز فضا میں نہیں تھر تھراتی،
 ادھر دودھ خون سے لت پت کسی جھاڑی میں ایک زخمی
 حریت پرست دم توڑ چکا ہے۔ اس کی نزع اور فتح دونوں کا
 خاتمہ ہو چکا ہے لیکن آنے والے برسوں میں اس کے زندہ
 بھائیوں کے انتظار میں کون ہے؟

پہلے آواز:- جنگ میں شاعر کو اپنے جیالوں کی
 جانثاری کے ترانے گانے چاہئیں۔ بس گیت کی یہ مقصدیت
 ہونی چاہیے۔

دوسری آواز:- نہیں صرف ایسے گیت جو جنگ کا
 مقصد اور جواز بتائیں اس کا موضوع ”یہ جنگ کس کیتے ہے“

طرح تپ رہا ہے۔ یہاں لوگ سورج مکھی کے پھولوں کی طرح
 ٹھلس رہے ہیں۔ لیڈن جاتے ہوئے دونوں اطراف پر
 لالے کے رنگارنگ پھول قطار اندر قطار اپنی
 خوشبوؤں سے مست ورقشاں وین گاف کے نام پر
 اپنی عقیدتیں بچاؤ کر رہے ہیں۔

(یہاں کسی بندوق چلنے کی آواز فضا میں نہیں تھر تھراتی،
 ادھر دودھ خون سے لت پت کسی جھاڑی میں ایک زخمی
 حریت پرست دم توڑ چکا ہے۔ اس کی نزع اور فتح دونوں کا
 خاتمہ ہو چکا ہے لیکن آنے والے برسوں میں اس کے زندہ
 بھائیوں کے انتظار میں کون ہے؟

پہلے آواز :- جنگ میں شاعر کو اپنے جیالوں کی
 جانثاری کے ترانے گانے چاہئیں۔ بس گیت کی یہ مقصدیت
 ہونی چاہیے۔

دوسری آواز :- نہیں صرف ایسے گیت جو جنگ کا
 مقصد اور جواز بتائیں اس کا موضوع ”یہ جنگ کس کیتے ہے“

ہونا چاہیے۔

تیسری آواز: جب ماؤ اور پے نے بندوق اٹھائی

تب شاعر اور سپاہی نے لفظ اور گولی کو ہمزبان کر دیا۔

امیٹروڈیم میں سیاسی تارکین وطن جب ایک دوسرے
سے جدا ہوتے ہیں تو گوریلا شاعر کا ہاتھ تپاک سے تھام لیتا ہے

افریقہ انتظار میں ہے

گولی اور حرف کے یکجان ہونے کا

UrduPhoto.com

گولی اور حرف ہمزبان ہونے کا

افریقہ انتظار میں ہے

ہائینڈ ۲ ایک خوبصورت مقام جو گل لالہ کی افراط کے لئے مشہور ہے

آج جیل خانے میں

آج جیل خانے میں

Urdu Photo

ہم قیدیوں کو ایک گیت گانے کی اجازت ہے

افریقہ سلامت رہے

صرف ایک گیت

کم آہنگی اور مسانت کے ساتھ

بندوبوں پر ضبط کے بند باندھ لو

احساسات کی لونیچے رکھے رہو

قیدی تو انا مگر استوار آوازوں میں گاتے ہیں

افریقہ تیری خیر ہو

آنکھوں کے پیچھے

دل کی گہرائیوں سے اٹھے

نکیلے آنسو

بے ٹھکانہ پرندے کی وحشت کی طرح

کوئی نام کوئی مقام ڈھونڈتے ہیں

جن پر UrduPhoto.com کی

ان کارناموں کا ذکر

جو وہ انجام دے چکے

ان مرحلوں کا تذکرہ

جن سے گزر رہے ہیں

ان مرادوں کی فہرست

جن کے حصول کے لئے ابھی بہت کچھ کرنا ہے

آج جیل خانے میں
ہمیں ایک گیت گانے کی اجازت ہے

UrduPhoto.com

Dennis Brutus
Today in Prison

نوح

(ایک افریقی حریت پرست رہنما ڈیوڈ نیوٹادی کی موت پر)

میت کی رسومات کے دوران

دیوانگی کے عالم میں

اگر ہم نے یہ محسوس کیا

UrduPhoto.com

کہ تیری موت نے ہمیں تنہا کر دیا ہے

تو ہم یہ معمول کا ماتی گیت

”اے چمکتے سورج

اے نیلے آسمان

ہماری نظروں سے اوجھل ہو جا“

ضرور گائیں

لیکن اسے ڈیو ما

ہمارے مشکل دنوں کے شہید بیٹے

جس امن اور مساوات کے حصول کے لئے

تو زندہ رہا

اُردو ہمیشگی اور تسلسل کے ساتھ

ہمارے وجود میں موجود ہے

تو ہم تیری موت پر کیسے اُٹھ سکتے ہیں

تیرا نام جس کا تعارف ہمارے خون کے چینٹوں سے

ہو چکا ہے

وہ تیرے پیکر سے بہت پہلے

ظہور میں آچکا تھا

تاکہ ہمیں بتائے

کہ نسل پرست زانیوں

اور سونے کے دانتوں والے

غاصبوں کی بدبودار اور دھنسی ہوئی قبروں پر

قدم رکھتی ہوئی

مزدور کی صبح طلوع ہو رہی ہے

ڈیو ما

میری مٹی کے لال

تیرا جسم ہمیں چھوڑ گیا ہے

اور بہت جلد چھوڑ گیا ہے

UrduPhoto.com

یہ ایک سرحد ہے

مگر تو نے تو ہمیں بتایا تھا

کہ سرحدیں اور سمندر

انسانوں کو جسمانی طور جدا کرتے ہیں

ورنہ ایسی جدائی

کسی دکھ کے بغیر وجود میں نہیں آتی

چی نے کہا

کہ بعض لوگ مر کر
 فنا ہونے کی بجائے
 دوسروں میں منتقل ہو کر
 اپنی زندگی اور فتح پالیتے ہیں
 اور پھر وہ

سب ناموں میں زندگی بسر کرتے ہیں

اور یہ ایسا ہے

UrduBhai.com

حقیقت کو موت سے زیادہ یقینی بنا دیتا ہے

تمہارا نام بھی

ماؤں کے رحم سے زمین کی کوکھ تک

اور جانبازوں کے بازوؤں سے

مزدوروں کے ہاتھوں تک

زندگی کے دوامی تسلسل کی علامت رہے گا

اگر مردم آزار کجروشکاری کئے کہتے ہیں

کہ وہ ہمیں تڑپا تڑپا کر مار دیں گے

انہیں کہنے دو

اُن کے واسطے خود ان کی کھوپڑیوں میں

شگاف ڈال دیں گے

انہیں ان واہموں میں رہنے دو

وہ ہمارے سروں کے کاسے چور کر دیں گے

بجا

وہ ہماری ہڈیوں کو سُرمہ بنا دیں گے

UrduPhoto.com

درست

مکتبوں اور عبادت گاہوں کے ذریعے

وہ ہمارے نوخیز ذہنوں کو

گمراہ بنا دیں گے

تسیم

لیکن

ہمیں یقین ہے

کہ ہمیشہ کے لئے روتے رہنا

ہمارا مقدر نہیں

ان بے لگام درندوں کی سفاکیت

ہمیں مطیع نہیں کر پائے گی

ہم نو دمیدہ شاخیں نہیں

پھر بھی تمہاری امن پرستی اور انسان دوستی

ہمیں تو انا بنائے گی

UrduPhoto.com

اس دھرتی پر ایسے وجود ہوتے ہیں

جو اپنے بعد کبھی

ان گنت لوگوں میں موجود رہتے ہیں

تم ہمیشہ ہم میں زندہ رہو گے

سب نام تمہارے نام ہیں

ہمارا ایمان ہے

کہ زندگی کے لئے مرنا

زندگی کو موت سے زیادہ یقینی اور مقبہر بنا دیتا ہے

اے شاعر!

اے تنہا رہنے دے

تم نے اس کی چاہت کا گیت گایا

اگر تم پیاروں جیسا بوجھ ڈھوتے مزدوروں

کی مدد کرو گے

تو یہ اُسی کی تعریف ہوگی

اگر تم انسان کی تپک کی بات کرو گے

تو یہ اُسی کا قصیدہ ہوگا

اگر تم آزادی کا ترانہ گائے

تو یہ اُسی کا رجز ہوگا

اگر تم امن کا نغمہ سناؤ

تو یہ اُسی کا گیت ہوگا

شاعر

تم نے اُس کا نام جانے بغیر

اس کا قصیدہ پڑھا
سنو میں تمہیں اس کا نام بتاؤں
اس کا نام ایک نعرہ ہے
”افریقہ واپس آؤ“

UrduPhoto.com

آؤ نظمیں لکھیں

آؤ نظمیں لکھیں

خون کی مانند سرخ تر و تازہ

گفتنیوں کی طرح گفتنی ہوتیں
UrduPhoto.com

نظمیں

جو لوگوں کو جگائیں

جن کا موضوع

زندگی ہو موت نہیں

امید ہو مایوسی نہیں

صبح ہو شام نہیں
تازگی ہو پڑ مردگی نہیں
جدوجہد ہو ہزیمت نہیں
شاعر!

لوگوں کو یقین دلاؤ
کہ خواب بھی حقیقت بن سکتے ہیں
آزادی کی بات کرو

اور عنوان کو
UrduPhoto.com

اس کے معطر خلوت خانے کی دیواروں پر

فن پارے سجائے دو

آزادی کی بات کرو
اور لوگوں کی آنکھوں کو چھو کر
انہیں احساس دلاؤ

کہ اُن میں بے شمار ہونے کی قوت موجود ہے
وہ قوت

جو قید خانوں کی سلاخوں کو

گھاس کی بالیوں کی طرح مروڑ دیتی ہے

جو سنگِ خارا کی دیواروں کو

کا پخ کی طرح ریزہ ریزہ کر دیتی ہے

شاعر

ان لوگوں کو **Urdu Photo**

جو قفلوں کے دہانے کھول دیتے ہیں

اس سے پہلے

کہ آنے والے دس برسوں کو

گزرے ہوئے دس برس کھا جائیں

کیا میں غلط تھا

کیا میں غلط تھا

UrduPhoto.com

جب میں نے سوچا تھا

ہم سب کا انتقام لیں گے

کیا میں غلط تھا

جب میں نے سوچا تھا

اس نوہے کی رسی سے

جس نے نوخیز بلیوں کی گردنوں کو جکڑ رکھا تھا

انتقام لیا جائے گا

کیا میں غلط تھا
جب میں نے سوچا تھا
بارود سے ہلاک ہونے والے یتیم
سمندر سے اٹھیں گے

کیا میں خطاوار تھا

جب میں نے سوچا تھا

کہ اب محبت کی ضرورت نہیں

UrduPota.com

اب زمین پر نیکی کی ضرورت نہیں

اب قبرستان ناشہروں سے

چاند کی طرف

ہاتھیوں کے پیغام بھیجنے کی ضرورت نہیں

کیا میں غلط تھا

جب فرط انبساط سے میں پاگلوں کی سی منہی منہ رہا تھا

جب سمندر سے زندہ ہونے کی طرح دھواں اُٹھ رہا تھا

جب ہوار اکھ پر اکھ لاد رہی تھی
کیا میں غلط تھا

جب میں خون کے مینار بنا رہا تھا
کیا میں غلط تھا

جب میں سیزر کی لوٹ مار کا انتقام لے رہا تھا
کیا میں غلط تھا

جب زمین کو تانے کی طرح تباہ کر
سٹاروں کی بلیندیوں پر رقص کرتے ہوئے

یورپ کو اپنی تہذیب کے شعلوں سے

بھسم ہوتے دیکھ رہا تھا

امریکہ کے خود ساختہ فولادی دیوؤں کے بازوؤں کو

رُئی کے گالوں کی طرح اڑتا دیکھ رہا تھا

انسانوں کو ایذا پہنچانے والوں کو

خاک ہوتے دیکھ رہا تھا

کیا میں غلط تھا

کیا میں غلط تھا

UrduPhoto.com

غدار

تم کو تو ہمارے مستقبل کا خواب بنانا تھا

تاکہ تم وہ سب کچھ فراہم کر سکو

جو ہم پر حرام کر دیا گیا ہے

تم کو تو ہمارے رگوں پر مرہم رکھنا تھا

تاکہ تم شکستہ استخوانوں کو جوڑ سکو

لیکن

تم نے غداری کی

تم نے ہمارے دشمن کو اپنا چاہنے والا منتخب کیا

تم اس کے ہمراہ
 ہمارے سامنے سے ایک گناہ کی طرح گزرتے رہے
 تم اپنے آبا کے قاتلوں سے بغل گیر ہوئے
 تم اپنے قبیلے کے لوگوں کو تختہ دار تک سے گئے
 تم نے اپنے باپ دادا کی روحوں کا مذاق اڑایا
 تم نے ہمارے بھید کھینے اجنبیوں پر ظاہر کئے
 تم نے ہمارے ہندوگوں کے سروں کی تضحیک کی اور
 ان کے سفید بالوں کا سودا ان کے بچوں کے
 سامنے کیا

وہ ہونٹ جو قدیم صد اقبوتوں کے امین تھے

اُن پر مہر لگا دیں

اور پھر ان کی دھنسی ہوئی آنکھوں نے تمہیں بد دعا دی

”تم سمندر کا لقمہ بنو“

پولیس مقابلہ

مسرحیہ ہینڈ آؤٹ

وہ نویں منزل سے کود کر مر گیا

اس نے گلے میں پھندا ڈال کر خودکشی کر لی

وہ فریش دھوتے ہوئے صابن کی ٹکیہ سے پھسل گیا تھا

UrduPhoto.com

وہ نویں منزل سے گر گیا تھا

اُس نے خود کو لٹکا دیا تھا

وہ صابن کی ٹکیہ دھوتے ہوئے فرش سے پھسل گیا تھا

وہ نویں منزل سے کود گیا تھا

فرش دھوتے وقت اُس نے خود کو چھت سے لٹکا دیا تھا

وہ نویں منزل سے پھسل گیا تھا

اس نے نویں منزل سے خود کو ٹسکا دیا تھا

وہ نویں منزل سے فرش دھوئے ہوئے پھسل گیا تھا

وہ پھلتے ہوئے صابن کی ٹکیہ سے گر گیا تھا

اس نے نویں منزل سے خود کو ٹسکا دیا تھا

اس نے نویں منزل سے فرش دھویا جب وہ پھسل رہا تھا

وہ نویں منزل پر دھلائی کرتے وقت

صابن کی ٹکیہ سے ٹسک گیا

اور وہ گارہے ہیں

جہاں سفید فام

جھنکی کے روز
UrduPhoto.com

آسودگی سے قدح خواری کرتے ہیں

اور بلباقی روز

سونا سمیٹتے ہیں

دہاں

حیرت کی بات ہے

کالے آدمی

جانوروں کی سی
کمر توڑ دینے والی شقت کے باوجود
گیت گارہے ہیں

UrduPhoto.com

پابجولاں

ریل گاڑی ایک شہر کے سٹیشن پر رکی
میں نے کھڑکی کے کھراؤ دیشے سے باہر جھانکا
چھ آدمی مادر زاد ننگے

UrduPhoto.com

جن سے انسانیت کی ہر توفیر نوح کی لگی تھی
تازہ منڈھی ہوئی بھیڑوں کی مانند

اگے پیچھے کھڑے تھے

بدن کو آبلہ بنا دینے والی ہوا میں

یوں منمنار ہے تھے

جیسے کہہ رہے ہوں

اے ہرنانی ہوا، ہم سے دور رہ

کیا تو نہیں دیکھ سکتی

کہ ہم برہنہ ہیں

نینگے پاؤں

ہتھکڑیوں میں جکڑے ہاتھ

ٹخنوں کے گرد بیرہیوں کے فولادی کڑے

وہ لگاتے ہوئے

ریل کے ڈبے میں یوں داخل ہو رہے تھے

جیسے جانور

مذبح خانے کے خاص دروازے کی دہلیز پر

کسی نامعلوم خوف سے ٹھٹھاک جاتے ہیں

ایک آدمی

جس کا سر آنسو کی طرح منڈھا ہوا تھا

نیم واچشم خوں بستہ کی مصداق

دو نیم سورج کی طرف دیکھ کر

دھیمی آواز میں بولا

اچھے سورج

کیا تو میرا دل اُمید کی شعاع بن کر نکلتا گا

اور ریل گاڑی

ایک نامعلوم منزل کی طرف روانہ ہو گئی

انتقام

تمہیں کیسا لگے گا

اگر میں رات کے اندھیرے میں آؤں

اور تمہارے پہلو میں نیزہ اتار دوں
UrduPhoto.com

اپنے ان شہیدوں کا انتقام لینے کے لئے

جن کو تم نہیں جانتے تھے

جن کے زخم مخفی ہیں

جن کی کوئی یادگار نہیں

وہ جن کو تم صرف جشن کے اوتار میں

یاد کرتے ہو

ہم ان کو نہیں بھولے

دن بدن

ہمارے انتقام کی آگ تیز

اور اس کے شعلے

تمہارے شہروں

تمہارے بچوں کے گرد

اپنا علقہ تنگ کرتے جلتے ہیں

جو راکھ کے مینار بن کر

ہمارے انتقام کی گواہی دیں گے

عروسی

سولی نادھی

ایک ٹیلے پر اکیلا کھڑا

اپنے گھر کے آنگن پر نظریں جماتے ہے

UrduPhoto.com

سولی نادھی

ٹیلے پر اکیلا

دھوان میں واقع اپنے گھر کو دیکھ رہا ہے

جہاں آج اس کی بیٹی کی شادی ہے

مہمان گھر کے صحن میں

دولہا اور دلہن کے ساتھ کھانا کھا رہے ہیں

سولی نادھی سے کچھ فاصلے پر

حقیر پولیس کے لوگ

سفید کپڑوں میں

نگرانی کے لئے موجود ہیں

تاکہ سولی نادھی

جس پر سماجی اجتماعات میں شرکت پر بھی

UrduPhoto.com

پابندی ہے

اپنی اکلوتی بیٹی کی عروسی کے دن

کہیں قانون شکنی کا مرتکب نہ ہو

نیچے ڈھلوان

سولی نادھی کے گھر

مہمان

دولہا دلہن کے ساتھ کھانا کھا کر

ایک ایک کر کے

میلے کی طرف آتے ہیں
 تاکہ سولی نادھی سے
 ہاتھ ملا کر رخصت ہوں
 سولی نادھی

اپنی اکلوتی بیٹی کی شادی کے روز
 میلے پر کھڑا

اپنے گھر کو دیکھ رہا ہے
 UrduPhoto.com
 اکیلا بہت ہی اکیلا

ایک اور دن

آج کا دن بھی

بس روزِ ہی کی طرح کا ایک دن تھا

کوٹھڑی کا قفل کھلتا ہے

UrduPhoto.com

دُعا لائی

خاکِ ودی

مفتائی

شانوں کی تراشِ خراش

تالہ بندی

کوٹھڑی

فصل

چار بجے رات کا کھانا

تالہ بندی - کوٹھڑی - تنہائی

اگلی صبح تک

چودہ گھنٹے مقفل کوٹھڑی میں

UrduPhoto.com ہر رات

صبح

ہم نے گیارہ جوار کی پھلیوں کا راتب لیا

دس اپنے لئے

ایک کے لئے

اپنے ہاتھوں اگائی ہوئی پھلیوں کے لئے

ہم قدرے جذباتی ہو رہے تھے

آج شام کے راتب میں

پھلیاں کھائیں گے

سہ پہر تک

ہم نے ۲۱ جھاڑیاں تراشیں

ہم خوش تھے کہ ہمارے بوئے ہوئے بزرگ

کس طرح بار آور ہو رہے ہیں

آج کا دن بھی

معمول کی طرح کا ایک دن تھا

UrduPhoto.com

سناج تراشی

دوپہر کا کھانا

مفتل کو ٹھڑی

دھلائی - خاکروبی - صفائی

غسل

چار بجے رات کا کھانا

مگر چار بجے سے پہلے

اُسے بلا لیا گیا

اچانک - غیر متوقع

کوئی ملاقاتی آیا ہے

میں نے سوچا

یہ اچھی بات بھی ہو سکتی ہے

یہ بُری بات بھی ہو سکتی ہے

وہ ملاقات کے لئے

کھانا کھائے بغیر روانہ ہو گیا

ہم نے اس کا کھانا UrduPhoto.com

اس کی کوٹھڑی میں رکھ دیا

تاکہ ملاقات کے بعد کھا سکے

کوئی خوشخبری

یا کوئی منحوس اطلاع

آج کا دن بھی

عام دنوں کی طرح ایک دن تھا

رات کا کھانا

کوٹھڑی میں تار لگ گیا

اکیلا پن

کوٹھڑی

آئندہ چودہ گھنٹوں تک کسے

جب ہم کھانا کھا رہے تھے

وہ ملاقات کے کمرے میں تھا

لکڑی کا ایک صندوق ناکرہ

میں صرف چارپینچ کا پوکھٹا

ملاقاتی کا منہ

قیدی کا کان

ساتھ ہی ایک ساؤنڈ بکس

تاکہ قیدی اور ملاقاتی کی گفتگو

صاف طور پر ریکارڈ کی جاسکے

دو پہرہ دار قیدی کی طرف

دو پہرہ دار ملاقاتی کے قریب

اے وہ ملاقات کا کمرہ کہتے ہیں
اس کے بھائی نے چوکھٹے میں تھو تھنی ڈال کر
اُسے بتایا

تمہارا بیٹا آج صبح مر گیا ہے
چوکھٹے سے پھر آواز آئی
تمہارا بیٹا آج صبح مر گیا ہے

جب وہ ملاقات کے بعد اپنی کوٹھڑی میں پہنچا
میرے خیال میں اس کا کھانا برف ہو چکا تھا
کوٹھڑی مقفل کر دی گئی
تمہائی

آئندہ چودہ گھنٹوں کے لئے
آج کا دن بھی
کسی عام دن کی طرح تھا

مس

UrduPhoto.com

تو میں کسی سے کہوں گا

مجھے تجھو

بہت آہستگی بہت ملائمت سے

مجھے تجھو

کیونکہ میں ایک بار پھر جاننا چاہتا ہوں

کہ زندگی کیسے محسوس ہوتی ہے

مجھے سات برسوں سے

کسی نے نہیں چھو ا
میں سات برسوں سے
لمس کے احساس سے محروم ہوں
میں زندگی سے کٹ چکا ہوں
ان سات برسوں نے مجھے سکھا دیا ہے

نہ چھو ا جانا کیا ہوتا ہے

چھو ا جانا کیا ہوتا ہے

نہیں اٹھا بھی نہیں
UrduPhoto.com

جن چیزوں نے مجھے چھو ا

مجھے یاد ہیں

میں انگلیوں پر گن سکتا ہوں

وہ مکے

جو ابتداء میں مجھ پر برسے تھے

تیز تند مسلسل

پیائی خوب پیائی

آخر میں چیخ اٹھا تھا

نہیں ، خدا کے لئے مجھے مرنا چھوڑ

ہاتھ

پہلے چار برسوں تک

ہر روز تلاشی لینے والے پہرہ داروں کے ہاتھ

متحسّس - تھپتھپاتے ہوئے ہاتھ

بازو اٹھاؤ
UrduPhoto.com

بوٹ امارو

دونوں ہانگیں کھول دو

بہت بھارت سے

بو قہل - بے حس - لا تعلق

جسم کے تمام پوشیدہ حلقے ٹوٹتے ہوئے ہاتھ

میں کے اور جاسوس ہاتھ نہیں چاہتا

میں دوبارہ چھو ا جانا چاہتا ہوں

کچھ اس طرح

کہ مجھے محسوس ہو

میں زندہ ہوں

میرا مطلب ہے جب میں یہاں سے نکلوں

تو کہوں۔ یہ میں ہوں۔

مجھے چھو کر دیکھو

UrduPhoto.com

پھانسی

(جنوبی افریقہ کے ایک جیلر نے کہا ہمارے ہاں مجرموں کو

موت کی سزا دینے کے لئے نہایت مہذب اور انسانی طریقہ ہے)

میں ایک مرتبہ

ایک شخص سے ملا

UrduPhoto.com

جس کی موت

نہایت ”مہذب طریقے“ سے واقع ہونے والی تھی

اُسے آخری ملاقات کے

ملاقات کے کمرے میں لے جایا جاتا تھا

وہ سر اٹھائے اوپر کی طرف دیکھ رہا تھا

جہاں ایک دھوپ کا ٹکڑا چل رہا تھا۔

جب ہم ایک دوسرے سے ٹکرائے

تو اس نے سر نیچا کر کے

میری طرف دیکھا

سکراتے ہوئے اس نے نہایت ملائمت سے کہا

”معاف کیجئے“

اور مجھے عجیب نا آسودگی میں چھوڑ گیا

UrduPhoto.com

وہ موت کی سزا پانے والوں کے خالی رنگ

کے مخصوص کپڑوں میں تھا

بغیر ٹمنوں

بغیر تسموں

بغیر پٹی کے

فقط حفظ ماتقدم کے طور پر

تاکہ وہ ”مہذب طریقے“ سے مرنے کی بجائے

خود کو لٹکانہ دے

تمام ممکنہ احتیاطیں

تاکہ وہ خودکشی نہ کرے

دوسری صبح وہ اسے لینے آتے

یہ ایک ہلکی گرمی کا دن تھا

سورج نکل چکا تھا

اور تمازت بڑھ رہی تھی

وہ پانچ بجے صبح پہنچے

ایک منصف

UrduPhoto.com

دو فوجی لیفٹیننٹ

تین محافظ

اور پانچ علاقائی نائب محافظ

جن کے پاس چابیوں کے گچھے تھے

تمام پرسکون اور چوکے

ان کے ساتھ ہی

ایک کمانڈر

ایک ڈاکٹر

اور ایک پادری بھی تھا

رپادری کو صرف دہرے دروازے تک آنے کی اجازت تھی
جہاں وہ بے بسی سے صرف دعائیں پڑھ رہا تھا جب کہ
باقی کے سب مجرم کی رہنمائی کرتے ہوئے دہرے دروازے
سے آگے بڑھ گئے۔

دھوپ کا ٹکڑا ابند کھڑکیوں کے راتے سے کمرے

میں اتر رہا تھا

UrduPhoto.com

وہ سب کے سب منوش خلق تھے

سب کے سب کچھ بڑبڑا رہے تھے

اس نے اپنا سر پیچھے کی طرف جھکایا

اس کے ہونٹ خشک تھے

جس وقت اس کے سر اور چہرے پر نقاب

ڈالا جا رہا تھا

اس نے سکیشن وارڈر کا ہاتھ سہلایا

ہر کوئی چپ چاپ

بُت بنا دیکھ رہا تھا

بالکل اس طرح جیسے

اس ساری کارروائی میں

اُن کا کوئی حصہ نہ ہو

سب اس طرح پرسکون تھے

جیسے کوئی عام جگہ تھی

سب جانے پہچانے چہرے اور دروایاں تھیں

جیسے (کسی عبادت گاہ میں) بلند آواز میں بولنے کے خواہشمند ہوں

اس کے دونوں پاؤں کو تختے کی لکیروں کے مخصوص

ٹکڑے پر جوڑ دیا گیا

اس نے اپنے نقاب پوش سر کو

کسی متوقع آواز کو سننے کیلئے ایک طرف کو جنبش دی

جب اچانک تختہ کھسکا

جھٹکا

گلے میں پھندے کی گرفت سخت ہو گئی

اور سخت ہو گئی

اور وہ ٹک گیا

بیس منٹ تک اس کے جسم کو ٹکے بھیلے چھوڑ دیا گیا

تا آنکہ

ڈاکٹر نے

آخری

قطعی

UrduPhoto.com

اور سرکاری اعلان کیا

ختم

اب لاش کو اتار دو

مجھے یاد کرنا

مجھے یاد کرنا

جب لاہور دی آسمان

دکھ سے آئیں بھرے

UrduPhoto.com

اور مٹیالے پیلے ہونٹوں کی جنبش

میری موجودگی کا احساس دلاتے

مجھے یاد کرنا

جب میرے وطن کے میدانوں کا سبزہ

میرے گہرے زخموں پر

اپنی چادر ڈال کر

میرے اندر

جی اُٹھنے کی خواہش کا شعلہ

بیدار کرے

جہاں سنسناتی ہوئی

گولیاں

ہمیں آزادی کی صُبح سے

UrduPhoto.com

قریب تر کر دے

مجھے یاد کرنا

آس

رات کے سُرخ انگارے

غلامی کی مار کھائے ہوئے

UrduPhoto.com

خطرے کا اشارہ دے رہے ہیں

رات کی سیاہی میں

انگارے آنکھیں چمک رہی ہیں

ہماری زندگیاں

کتنی ہی اذیتوں کے سایوں میں لپٹی ہوئی ہیں

مگر جاری فطری انسانی امید

مزا محنت

اور خیرد آزمائی کے لئے

ہمیں آگے اور آگے

ہزکائے لئے جارہی ہے

UrduPhoto.com

میں انتظار کروں گا

میں نے بارہا

بھوک کا ذائقہ چکھا ہے

بالکل اسی طرح

جیسے منہ میں ریت بھر جائے

اور شعلوں جیسے آنسو رو یا ہوں

جنہوں نے میری پلکوں کو چاٹ لیا ہے

اور وہ سب کچھ دھندلا دیا ہے

جسے میں دیکھنا چاہتا ہوں

لیکن آہ ہمیشہ

آج اور کل

ہر لمحہ ہر جگہ

جہاں بھی میں رہا ہوں

سرت

بالکل ایک خوشگوار منظر کی طرح

میرے وجود کے سامنے کے راستوں میں

پھیلی ہوئی ہے

میرے رگ دیے میں

UrduPhoto.com

چاندنی جیسے چمکیے دریاؤں کی طرح رواں دواں ہے

اور اب مجھ پر کھلا

کہ میں اتنا بے خبر نہ ہو کر بھی

کتنا پیاسا ہوں

میں انتظار کروں گا

میں انتظار کروں گا

کتاب

(احمد نامول اور دوسرے شہید مائیں کیلئے)

آن کی فتح ہی تھی

جب اُس کا گرنا

کانٹے میں لٹکی ہوئی مچھلی کی طرح تھا

UrduPhoto.com

چار روز بعد

اس کے باپ سے کہا گیا

جاؤ مسجد میں دعا کرو

تمہارے بیٹے جان دے دی ہے

وہ کھڑکی سے کود گیا تھا

ہم نے اُسے ایک ریل پر لٹا دیا ہے

۱۹۶۲ء میں سلو جی بھی اسی جگہ سے کودا تھا

احمد کو انہوں نے بتایا

۱۹۶۳ء میں سلو جی بھی مٹھاری طرح کچھ بتانے سے انکاری تھا اور

پھر سات منزلہ عمارت کی کھڑکی سے کود کر مر گیا تھا۔

مصنوعی ہنسی ہنستے

اور ایک دوسرے کو مکارانہ شرارت سے آنکھیں ملتے ہوئے

وہ اُسے تین منزلیں اور اوپر لے گئے

UrduPhoto.com

کیا نہیں یہاں سے شہر کا نظارہ اچھا لگتا ہے

تم گفتگو کرنا پسند کرو گے

پھر تم تو ہمارے لئے بہت قیمتی ہو، انعامی شکار

تم گفتگو کرو گے

یا اس بلندی سے کود جانے کو فوقیت دو گے

آنکس سے اس کے سر کو چھیدنے کے باوجود بھی

جب اس کی مزاحمتی خاموشی برقرار رہی

تو اُن کے صبر کا پیمانہ لبریز ہو گیا
اور گینٹے کے سے طیش میں آکر
انہوں نے اُسے

سر کے بل۔ دسویں منزل سے نیچے پھینک دیا
تاکہ اس کے سر کے زخموں پر پردہ ڈالا جاسکے
جو آنکڑے دار سلاخ سے آئے تھے
وہ اس "چھلانگ" کا تذکرہ

اولیپک کے کسی کھیل کی طرح خوش مزاجی سے
کر رہے تھے

ہم کبھی بھی طاقت کا استعمال نہیں کرتے

کچھ لوگ خود کو لوٹکا دیتے ہیں

کچھ صابن پر سے پھسل جاتے ہیں

لیکن اس نے کو دکر مرنا پسند کیا

(پولیس کے نمائندے نے پریس کے سامنے جیل میں سزویں
موت کی وضاحت کرتے ہوئے کہا)

ہم کسی کو دھمکاتے نہیں

ہم کسی پر تشدد نہیں کرتے

ہم فرض کر لیتے ہیں

کہ کوئی بھی ملزم تفتیش کے دوران

فرار ہونے کی کوشش نہیں کرے گا

کوئی نہیں

کوئی نہیں

کوئی بھی نہیں

UrduPhoto.com

اپنے ہونٹوں پر زبان پھیرتے ہوئے اس نے

سب مرنے والوں کے لئے ایک ہی کتبہ کی تحریر لکھی۔

ہم جانتے ہیں

حریت پسندوں کو تشدد کی دھمکی دی جاتی ہے

تو وہ اپنے ساتھیوں کا نام بتانے کی بجائے

خودکشی کر لیتے ہیں

انہیں سکھایا جاتا ہے

کہ تفتیش کے آغاز ہی میں

کھڑکی سے کود جایا کرو

UrduPhoto.com

ہم کون ہیں

ایک افریقی کی موت پر جو پولیس کی بلا جواز فائرنگ سے ہلاک ہوا تھا

ہم کون ہیں

شہید یا غازی

جب ہم نے کوئی جنگ ہی نہیں لڑی

صرف ایک بیمار یا سٹ کی کتہ مملو

گو ناگوں ناسوروں کے انبار

جو نفرت کی بارشوں میں

نمو پاتے ہیں

ہم رزمگاہ میں نہیں اترتے

نہ ہی

کسی میدان میں نبرد آزما ہوتے
 تاکہ تاریخ کی فرسودہ دستاویز سے
 خود کو منسوب کر سکیں

ہم وہ قیدی تھے

جو اندھی راتوں میں مارے گئے

ہماری موتیں

”اتفاقِ یہ یا حادثہ“ واقع ہوئیں

UrduPhoto.com

اس کے باوجود

جب کل شہیدوں کے نام پکارے جائیں گے

جنہوں نے ہماری سرزمین کو آزاد کرانے میں

اپنی جانیں قربان کیں

تو بغیر کسی حیرت اور تامل کے

وہ گناہ اور جنتیں ساتھ ہی

ان جانثار بلوانوں کی فہرست میں ہوں گے

جنہیں لوگ عقیدہ توں کے خراج پیش کریں گے

اپنی زمین کے مستحق بیٹے

ہمارے بچوں کے پھولے ہوئے پیٹ

جن کا نمایاں اُبھار

نظر انداز نہیں کیا جاسکتا

نہایت بچاؤ کی سہولت

توجہ کی بھیک مانگتے ہیں

مابوت ساز

اور

قبر سردش

انہیں دیکھ کر
منافقانہ ہنسی ہنستے ہیں

ہر دن

ہمارا مرنا

ہمارا ماتم کرنا

ہماری زندگی بن چکا ہے

جب بھی منافع کے پھلاؤ میں

UrduPhoto.com

ذرا سی مگر ن کا

اندیشہ ہو

فصل اٹھانے والے اجنبی

وحشیوں کی طرح

ہم پر کوڑے برساتے ہیں

ہمارے سمندروں کی ہوائیں

ہمیں اپنے غیر فطری ماحول کا

احساس دلانے کے لئے

ہمارے کانوں میں
شدت سے شوکتی ہیں
ہمارے ساحلوں کی ریت
ہماری خود کوری کو
ستانے کے لئے

ہماری آنکھوں میں
طنز یہ رقص کرتی ہے
مگر اپنی زمین کے مستحق جیسے
ٹکڑے ٹکڑے ہوتے ہوئے

اپنے وجود کو
نہیں دیکھ سکتے

نفرت کی نمو

میری طرف دیکھو

UrduPhoto.com

میری آنکھوں میں

میرے تیوروں کی گہرائیوں میں

کوئی بے یقینی کوئی خوف نہیں

بلکہ

وہ کالی خوبصورتی ہے

جو لوفان سے پہلے

گھاؤں سے جو جہل آسمانوں میں

نظر آتی ہے

اُن میں

تہہ بہ تہہ

نفرت کی سُرخ تمناہٹ

دکھائی دے گی

میرے کالے اور مضبوط ہاتھوں کو دیکھو

جن میں

UrduPhoto.com

تمہارے زخموں کو پھاڑ کر

تمہاری آئیں تمہارے اندر کا سب کچھ

گڈگڈی کے ڈھیر پر پھینکنے کے ارادے سے

کلیپاہٹ اور ریشہ آگیا ہے

اس کے لئے مجھے

بڑے بڑے ناخون پانے کی ضرورت نہیں

کہ تم نے خود ہی

میرے اندر

لاذوال نفرت کو

پروان چڑھایا ہے

میرے منہ کو دیکھو

اس کی لکیریں

میرے دل پر پڑی ہوئی تراشوں کا

عکس ہیں

یہ میری جادوئی زمزمہ

اور تمہیں شکست دینے کا

عہد نامہ ہیں

میرے ماتھے کی نالیوں جیسی گہری لکیروں سے

بل کھانا ہوا پسینہ

زمین کو اس طرح داغ داغ کر دے گا

جیسے بے بسی میں

غصے کے کڑوے آنسوؤں سے

ہمارے دل زخم زخم ہیں

مجھے ابھی تک

سکول جاتے ہوئے

نو عمر سیہ فام بچوں کے خون کے فوارے یاد ہیں

جن کے قدموں کی آوازوں کو

گرد سے اٹی ہوئی گلیاں

اب کبھی نہ سن پائیں گے

میری آنکھوں کے گوشوں کی سوٹیں

اپنی موجودہ حالت پر ٹھہری رہیں گی

اس شرمناک منظر کو اوجھل ہونے سے بچانے کے لئے

جب تمہاری گولیوں کی بوچھاڑ سے

خوفزدہ ہو کر

دس اور بارہ برس کے نو عمر بچے

کوڑے کے ڈبوں کے ڈھکنوں کے پیچھے

پناہ لیتے وقت

چھلنی ہو ہو کر گر رہے تھے
اس روز میں پھوٹ پھوٹ کر دیا تھا

اور میری آنکھیں

جب سے کھلی ہیں

اور ان کی سون میں

جب سے

UrduPhoto.com

تاکتم انہیں

اس وقت تک نہ بھٹکا کو

جب تک

میں ان شہید بچوں کا

انتقام نہ لے لوں

راستہ

اے مائی کے لال

اپنی منزل کا تعین خود کر

اس راستے سے گزر جا

UrduPhoto.com

مانا کہ تلوار کی دھار

شیروں پر سوار ہو

اور ان کے ایالوں پر

اپنی گرفت مضبوط رکھ

اپنے کندھوں کو اٹھا کر چل

آسمان تمہاری راہیں
 روشن رکھیں گے
 اور خاردار جھاڑیوں سے اٹھتی ہوئی
 آوازوں کی گونج
 تیری رہنمائی کرے گی

لوہتی کوئین منڈیلا اور سیوٹل
 UrduPhoto.com

سرکنڈوں کو چھپے دھکیلتا
 کانٹوں کو روندنا چلا چل

تمہارے ابروؤں پر

فرض کا بوجھ

اور پیٹ پر مقدس جُؤا

تمہارے ایذا رسیدہ

لوگوں کے دلوں کا مرہم

اور آزادی کا بیج بنے گا

اثریقہ نیشنل کانگریس کے

شہید اور مقید رہنا

UrduPhoto.com

اے یادِ وطن

اے یادِ وطن

میں تجھے اگر تکلیف دہ سمجھتا ہوں

تو اس لئے نہیں

UrduPhoto.com

کہ تو میرے دل کو چیر کر

خواہشوں کے ٹکڑوں میں تبدیل کر دیتی ہے

بلکہ اس خواہش کے سبب

کہ میں اپنے ہموطنوں کا نجات دہندہ بنوں

ادھر

میری زمین پر
انسانوں کو کچلا جا رہا ہے
پھول سے بچوں کو مسلا جا رہا ہے
بڑی بوڑھیوں کو پیا جا رہا ہے
تاکہ وہ کھا دین سکیں

گلیاں خون کے تالاب ہیں

جہاں لوگوں کو چیر کر

دو تہیم کر دیا جاتا ہے

وہاں

روحیں زنجیروں میں جکڑی

اور جسم پنجروں میں بند ہیں

صرف چمڑی اور ہڈی والی کلائیوں پر

ہتھکڑیوں کے زخم ہیں

ان کے بدن

کل پرزوں میں کس دیئے جاتے ہیں

تاکہ

ان کے وجود سے

بھوک کی اذیت

سوج کا کرب

بے چھت کے گھروں پر

طوفان کی یورش کا اندیشہ

اور مارے جانے والے

عزیزوں کا ماتم

خون کے ساتھ پھوڑ دیا جائے

یہ نقتے ہیں

جو میرے دکھ کو افزوں کرتے ہیں

یہ منظر ہیں

جو میرے جسم میں شگاف ڈالتے ہیں

یہ تصور ہیں

جو کیرٹوں کی طرح

میرے وجود کو تڑخا کر
ایذا پسندی کے نیچ کو
خوراک ہتیا کرتے ہیں
اے یادِ وطن

اے ماضی کے خیال
بس اسی لئے

تو تکلیف دہ ہے

UrduPhoto.com

Rebecca Mathlou

Nostalgia

منڈیلا

جنوبی افریقہ کا یہ فام دلہنا ہے سفید فام حکومت نے عرقید کی سوانحاتی ہے

۲۲ برس کی ہیں گز چکا ہے مگر مشروط آزادی سے انگڑی ہے

UrduPhoto.com منڈیلا

تم اُن کے لئے

صرف ۶۴ / ۴۶۶ نمبر ہو

جو اس جزیرے کی زمین پر

قلبہ رانی اور روشیں صاف کرتا ہے

مگر تم ایک قوت ہو

ایک استقامت ہو

اور اپنے بیٹوں کی شریانوں میں

جاری و ساری ہو
جو تمہاری زمین کے لئے
جنگ لڑ رہے ہیں
ہاں

اپنے ہاتھوں میں بیلچے کو مضبوطی سے تھامے
اپنی مٹی کے لئے

کھیتوں میں مشقت کرتے رہو

اپنے دوسرے کتنی بھائی بہنوں

بیٹوں اور بیٹیوں کی طرح

جو افریقہ کی زمین کو

اپنی سخت کوشی کے پسینے سے سنبھلتے ہیں

یہ زمین ہماری ہے

ہمیں اس وقت تک چین سے نہیں بیٹھنا

جب تک افریقہ ہمارے پاس واپس نہیں آتا

میری ہزاروں آوازیں ہیں

میری ہزاروں آوازیں ہیں

میں تمہیں وہاں سے پکاروں گا

جہاں سورج ڈوبتا ہے
UrduPhoto.com

میں تمہیں ان شاخوں سے آواز دوں گا

جو ہوا کا آئینہ تھا مگر ناجیتی ہیں

تم نہ ختم ہونے والی متاع ہو

جو فسلوں کے ہونٹوں سے گاتی ہے

تم ایک سرسبز تنا ہو

جس کی ہری بھری شاخیں

جھیل میں اتری ہوتی ہیں

جنہیں درخت کاٹنے والا

بے سود فزع کر جاتا ہے

کہ بہار کے ساتھ ہی

ان میں زندگی کا تازہ خون

موج مارنے لگتا ہے

تجی کو نیلیں پھر پھوٹ نکلتی ہیں

اور شاخیں جب پھلوں سے لد جاتی ہیں

تو قاتل

اپنے کلہاڑے اور تبر لے کر پھر آتا ہے

یہ سوچ کر

کہ یہ ہمیشہ کے لئے بانجھ ہو جائیں

وہ تمام پھلوں کو ہڑپ کر جاتا ہے

اس خوش فہمی میں

کہ اب ان پر بور نہیں آئے گا
لیکن نئے موسموں میں

نئی کونپلیں پھر ٹھوٹ نکلتی ہیں

UrduPhoto.com

پسِ مرگ

دھلاشوں پر نمبر لکھ دیتے ہیں

UrduPhoto.com

ماتھوں کی قطاریں

چہروں کا جنگل

خاردار آنکھوں کے نیچے

کبھی ان کے ماتھوں کے پیچھے

دماغ دھڑکا کرتے تھے

جن کی دھڑکن

ایک لٹکار تھی
طاقت عوام کی ہے
مہازرت کا نعرہ
ابھی بھی گونج رہا ہے
بچوں کے جلے ہوئے سکول کے خاکستر سے

اٹھتا ہوا نعرہ

معصوم ہونٹوں سے پھوٹ کر

بزرگوں کے دھوکے سے

اٹھتا ہوا نعرہ

کانوں

کارخانوں

اور کھیتوں کے حلقوم سے اٹھتا ہوا نعرہ

خوشنما پرندے کے گلے سے اٹھتا ہوا نعرہ

اس گمٹالی سے

اس بھٹی سے

چنگاری کی طرح

اڑتا ناچتا چپکرا تا ہوا

تندی سے

لوہے کی سلاخ کی مانند

سرخ گرم ہوا میں جذب ہو جاتا ہے

یہ سویٹو کے انگار ہیں

جو گولیسٹو کے دل کو آتش فشاں کر رہے ہیں

جوبوں ٹوبوں کے پھولوں کی طرح ہتھیں ہیں

UrduPhoto.com

سنو

دہکتے ہوئے انگاروں کو چھوتی ہوئی

مجاہد بچے کی آواز

گرتے ہوئے بچے کی آواز

سنو

اے ماں

اے بابا

اے بچو

اے لوگو

آزادی کی توپ داغی جا رہی ہے

”مرتے ہوئے بچے کے ہونٹوں پر“

نعرہ سُکھ جاتا ہے۔“

UrduPhoto.com

ہم ملیں گے

(ڈیوب - شیرو اور ہر شہید ساتھی کے نام)

UrduPhoto.com

ہم ملیں گے

ڈیوب اور شیرو

اور اے ہر شہید ساتھی !

پہاڑی کی چوٹی پر

ہم ملیں گے

ڈیوب اور شیرو

لڑنے والے سپوتوں کے سینوں میں

ہم باتھا کا دل دھڑک رہا ہے

ڈیوب سا اور ٹیرو

لتھولی کے سچے بیٹوں کے سینوں میں

ہم باتھا کا دل دھڑک رہا ہے

کوئی کوڑا

کوئی بیڑی

کسی ہم کی دہشت

UrduPhoto.com کوئی گولی

کوئی خوں آلود صلیب

کوئی گرجا جی ہوئی توپ

ہم باتھا کے دل کو

جو ڈیوب اور ٹیرو

اور ہر کالے بچے کے سینے میں دھڑک رہا ہے

میتع نہیں کر سکتی

ہم کبھی نہیں جھکیں گے

ہم کبھی تذبذب کا شکار نہیں ہونگے
ہم کبھی چین سے نہیں بیٹھیں گے

مکافات سے پہلے

انتقام سے پہلے

مردو بڑھو

عورتو بڑھو

اپنے ان ساتھیوں کی لاٹھیاں

UrduPhoto.com

جورزمگاہ میں مارے گئے

جو شہید ہو گئے

ہم ڈیوب اور ڈیرہ

اور

ہر شہید ساتھی سے

پیار کی چوٹی پر ملیں گے

پہاڑ کی چوٹی پر ملیں گے جب قوم آزاد ہوگی

۱۔ ہم بامتا۔ جنوبی افریقہ کا سیاہ فام رہتا ہے بغاوت کے الزام میں

قتل کر دیا گیا تھا۔

۲۔ جان ڈیوٹ۔ نیشنل پارٹی میں آتے افریقہ لوہا کا شہید رہتا

۳۔ ابواہیم ٹیڈو۔ نوجوان طالب علم رہتا جو مارچ ۱۹۷۷ء

فرار ہو گیا تھا لیکن سفید فام پولیس نے اسے ایک پارسل ہم کے ذریعے

ہلاک کر دیا تھا۔

جنگ کے بعد کا پہلا دن

ہم نے ایک نغمہ سنا
جیسے کہیں سے شادی کا جلوس آرہا ہو

UrduPhoto.com

شہنا بیاں بجا رہی تھی
ہم نے ایک سلام روشنی دیکھی
جو شبنمی گھاس کی روتوں سے لپٹ رہی تھی

شروع میں کچھ تامل تھا

پھر ہم نے دوشیزہ کے قدموں کے نشان دیکھے

پھر آہستہ آہستہ

دھند لکوں سے اُبھرتا ہوا
اس کا خوبصورت چہرہ

اور پھر آزادی کی چمک لئے ہوئے
اس کی تابندہ آنکھیں

وہ ایک مسکراہٹ کے ساتھ جاگے

اور بولی

آج کو نسا دن ہے جو اچانک آگیا ہے

مہمنے اسے بتایا
UrduPhoto.com

کہ آج جنگ کے بعد کا پہلا دن ہے

پھر کسی بات کا انتظار کئے بغیر

ہم کھلے میدانوں کی طرف بھاگے

نعرے لگاتے ہوئے

ہجوم درہجوم

پھاڑوں اور گٹھنڈیوں پر پھیل گئے

اور دنیا بھر کے لوگوں کو آپکارنے لگے

ہم نے ایک بوڑھے بابا کو جھنجھوڑ کر
جشن منانے کا مطالبہ کیا

ہم نئے موسم کے ،
تمام دِلین پھل مانگے
ہم نے آبشاروں کے پار

آوازیں دیں

اور پھر دنیا کے ہر کھڑے سے
UrduPhoto.com
لوگ آگئے

یہ امن اور محبت کا پہلا دن تھا

ہم نے دیکھا

کہ ہمارے آبا کے سائے

اپنے سروں کو اور اونچا کئے

چل رہے ہیں

لوگ کہتے ہیں

لوگ کہتے ہیں

ابھی ابھی سب نے دیکھا

یہاں آٹھ برس کی
UrduPhoto.com

ایک گڑ یا جیسی بچی تھی

اس کے بال

نوکلدار چوٹیوں میں گندھے تھے

اس نے معصومیت سے

(پوئیس کو)

اجتہاداً مکہ دکھایا

اس کے بعد

دیکھنے والوں نے دیکھا

سرخ ہی سرخی پھیل گئی

کچھ گوشت کے ٹوٹے

کچھ پھڑپھڑاتے ہوئے

رنگدار چیتھڑے

زمین پر پکھے رُے تھے
UrduPhoto.com

ابھی ابھی

یہاں پھولدار سرخ کیڑوں میں

ایک گڑیا جیسی بچی تھی

ابھی ابھی ---

لوگ کہتے ہیں

آزادی کے فرائض

UrduPhoto.com

مکڑے موسم میں

ہمارے دنوں کو

زندگی کا ذائقہ دیتا

سوتھیں

یہ ہتھیار ہمارے بچوں کے بچوں کے لئے جاؤ

یہ ہمارے ہیں

ان ہتھیاروں نے

کئی مرتبہ

دشمن کا گھیرا توڑا تھا

پھر کیوں نہ ہمارے بچے

ہماری آوازوں کے ساتھ جتیں

ہمارے ڈراؤنے خوابوں کے بھرپور پن

کے ساتھ جتیں

انہیں چاہیے

کہ وہ ہمیں پہنچا دے UrduPhoto.com کی طرف

تا کہ ہمارا مارے مارے پھرنا

ان کی یاد سے نہ اترے

غروب آفتاب

ہماری جوانی چراتے لئے جا رہا ہے

اب ہمیں رخصت ہو جانا چاہیے

ہمیں قاتل پرندے کے پیچھے چھپ جانا چاہیے

نہیند

دہشت ناک نیند سو جائیں
اور ہمارے بچوں کے بچے
ہم سے آنے والے جشن کا خواب
ترکے میں لیں

ہم جو اپنے مردوں پر
باز کو منڈلاتے ہوئے دیکھ رہے ہیں

ہم جو موت کی تیز بسانہ

UrduPhoto.com

ہم جنہوں نے

اپنے ساتھیوں کے جسموں سے

گدھوں کو گوشت نوچتے دیکھا ہے

ہم تمہارے لئے

صبح کی شاعریں

درختے میں چھوڑتے ہیں

ناتمام مسافت

نہیں

ہمیں اس راستے سے نہیں لوٹنا

کہیں ایسا نہ ہو

UrduPhoto.com

کہ پھر

ہم اپنے ہی سایوں کے روبرو ہو جائیں

کہیں ایسا نہ ہو

کہ ہمارے کانوں کے پردے

اپنی ہی ادا سی کی گونج سے پھٹ جائیں

نہیں

ہمیں ہتھیار نہیں ڈالنے

چاہے یہ سلسلہ

کیا ہی لامتناہی کیوں نہ ہو

اور ہمارے پاؤں کو

شام کا راستہ

خستگی سے چور کر دے

UrduPhoto.com

ہمیں رات سے

بڑے خوابوں کی تخلیق

کا کام لینا ہوگا

تاکہ آنے والے دن کو

ہم نشانِ راہ بنا سکیں

ہمارے اطراف میں

مزیں افزائش ہونی چاہیے

درختوں میں لگے پھل
تازہ پتوں میں جذب ہو جائیں
وگرنہ بعد میں

سڑے ہوئے
رگ دریثے کے سوا
کیا رہ جائے گا

ہمارے سفر کی ابتدا
یہاں سے ہو

UrduPhoto.com

جو آفاق کی حد تک پھیل جائے

جہاں ہمارا طالب

اپنے بچڑے ہوئے ہمزادوں سے ہوگا

تاکہ ہم انہیں

ایفائے عہد کی نوید دے سکیں

تاکہ وہ سورج کی

آخری پہاڑی کو سر کر سکیں

لاریب

ایسے معجزوں سے

ہماری فتح یقینی ہے

**UrduPhoto.com**

Mazhar Raza

Unlabeled Advertisements

۱۹۳۸ء میں ہنز برگ میں پیدا A.N.C. Kumale

ہوا لیکن جنوبی افریقہ کی بجائے افریقہ میں مقیم ہے۔ اس کی
تظہیں مختلف بین الاقوامی ماہناموں میں شائع ہوتی رہی ہیں
نیشنل افریقن کانگریس سے تعلق رکھتا ہے۔

۱۹۳۹ء میں مشرقی ٹرانسوال Hugh Lewin

میں پیدا ہوا۔ دہشت پسندی کے الزام میں سات سال جیل
میں گزارنے کے بعد لندن آگیا جہاں وہ تحریر و تصنیف میں
مصرف ہے۔

۱۹۵۲ء میں جنوبی افریقہ میں پیدا Ike A. Makhaya

ہوئی۔ دو مرتبہ جیل کاٹنے کے بعد وہ ۱۹۷۷ء میں لندن آگئیں
افریقی نیشنل کانگریس کی رکن ہیں۔

۱۹۳۵ء میں کوئینز ٹاؤن میں David Evans

پیدا ہوا۔ زیر زمین سرگرمیوں کی بنا پر پانچ برس قید کاٹنے
کے بعد ۱۹۷۰ء میں برطانیہ آگیا جہاں اس نے آکسفورڈ سے
یونیورسٹی کی تعلیم حاصل کی۔ اس کے بعد لیورپول میں بطور
ایک ماہر تعلیم کام کر رہا ہے۔ اس کے ڈراموں مختصر افسانوں

اور شاعری کے مجموعے شائع ہو چکے ہیں۔ قید کے زمانے میں اس نے شاعری کا آغاز کیا تھا۔

Barry Feinberg ۱۹۳۸ء میں

میں پیدا ہوئے۔ ۱۹۶۰ء سے برطانیہ میں مقیم ہیں ان کی نظمیں مختلف جرائد اور شعری انتخابوں میں شائع اور شامل ہو چکی ہیں مختلف زبانوں میں ان کی نظمیں ترجمہ ہو چکی ہیں۔ افریقن نیشنل گزٹس

کے رکن بھی ہیں۔

پیدائش ۱۹۳۰ء شہر ڈربن سے Mazisi Kuvane

تعلق رکھتے ہیں ۱۹۵۹ء سے جلاوطنی کی زندگی بسر کر رہے ہیں لاتعداد رسالوں میں ان کی نظمیں شائع اور افریقی شاعری کے

بہت سے انتخابوں میں شامل ہو چکی ہیں۔

لاس اینجلس (امریکہ) کی کیلیفورنیا یونیورسٹی میں

افریقی ادب کے پروفیسر ہیں۔

پیدائش ۱۹۳۸ء

Keorapetse Kgositile

(جو ہنز برگ) ۱۹۶۱ء سے جلاوطن ہیں۔ آجکل دارالاسلام میں

قیام پذیر ہیں اور تنزانیہ یونیورسٹی میں ادب کے استاد ہیں۔

ان کے چار شعری مجموعے امریکہ سے شائع ہو چکے ہیں اور جدید

افریقی شاعری کا انتخاب مرتب کر رہے ہیں۔ افریقی نیشنل

کانگریس کے رکن ہیں۔

پیدائش ۱۹۲۲ء زمبابوے

Dennis Brutus

میں پیدا ہوئے۔ ۱۹۶۶ء میں جنوبی افریقہ سے ہجرت کر کے لندن

آگئے۔ اٹھارہ ماہ تک قید با مشقت اور ایک برس تک خانہ بندی

کے بعد برطانیہ آگئے۔ ان کی پہلی کتاب ۱۹۶۴ء میں شائع ہوئی تھی

اس کے

علاوہ بہت سی کتابوں کے مصنف ہیں وہ جنوبی افریقہ کے

غیر نسلی کھیلوں کی کمیٹی کے سربراہ تھے۔ آج کل یونیورسٹی میں

انگریزی ادب کے استاد ہیں۔

۱۹۵۱ء میں پیدا ہوئے۔ ۱۹۷۶ء میں

م گرفتار ہوئے۔ ان پر دہشت پسندی کے الزامات تھے ۱۹۷۶ء

میں جیل سے فرار ہونے میں کامیاب ہوئے۔ اور افریقی نیشنل

کانگریس میں شمولیت اختیار کر لی

ان کی نظمیں مختلف رسائل میں شائع ہوتی رہی ہیں۔

پیدائش ۱۹۴۲ء ہنزہ بزرگ

Victor Motapanyane

۱۹۶۵ء میں جنوبی افریقہ سے فرار ہو کر ماسکو سٹیٹ یونیورسٹی

سے ایم اے فلاسفی کی ڈگری حاصل کی۔ اے این سی کے ممبر
ہیں۔ بہت سے رسائل میں ان کی نظمیں شائع ہو چکی ہیں۔

Oswald Mirshali

پیدائش ۱۹۴۰ء جنوبی افریقہ سے تعلق رکھتے ہیں۔ آج کل

امریکہ میں قیام پذیر ہیں۔ ان کی پہلی کتاب ۱۹۸۰ء میں شائع ہوئی ان

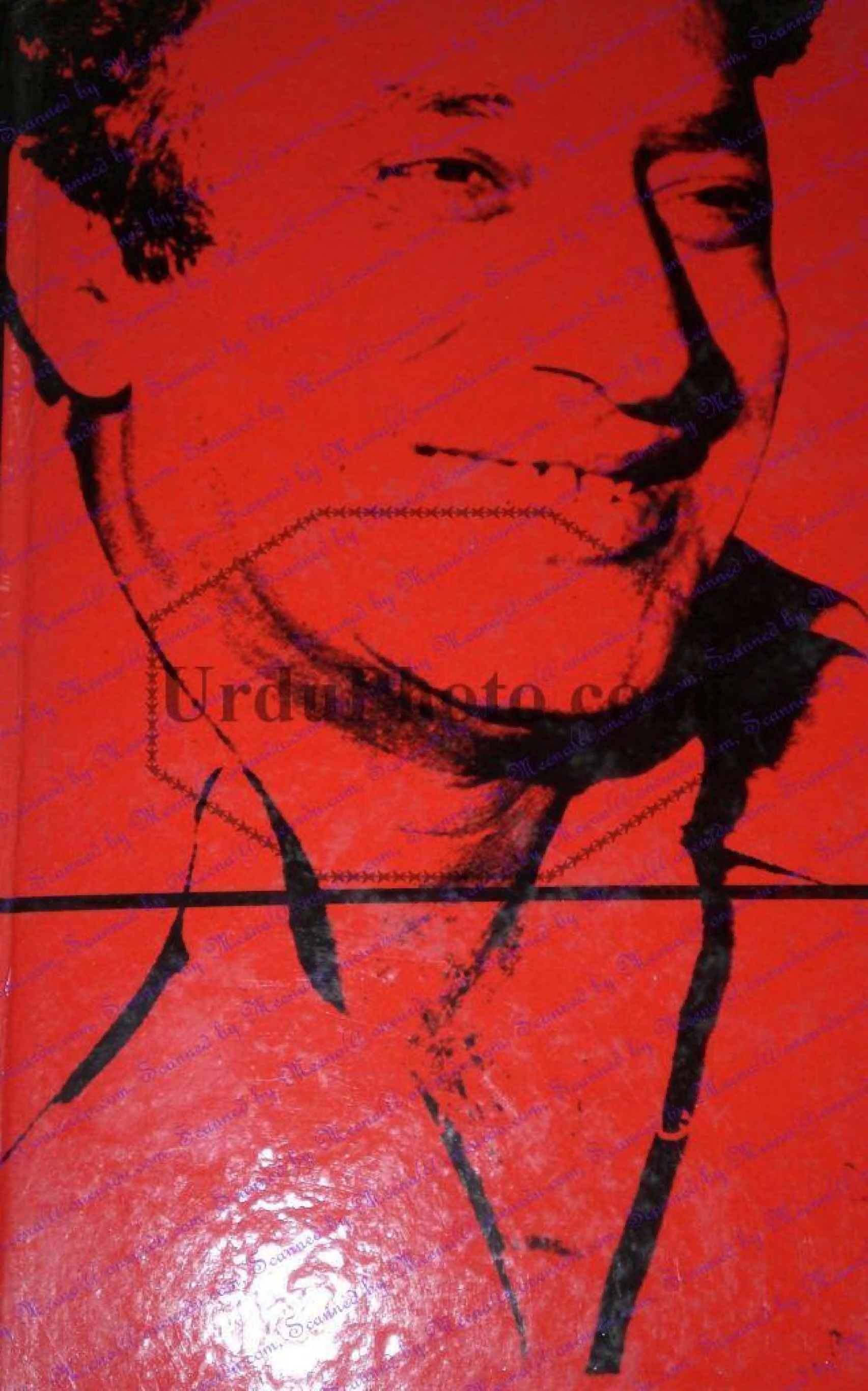
کی نظمیں بہت سے اخباروں میں شامل ہیں۔

پیدائش ۱۹۵۱ء جوہنز بزرگ

Christopher Vanwyk

آج کل بطور صحافی کام کر رہے ہیں۔ پہلا مجموعہ کلام ۱۹۸۹ء

میں شائع ہوا۔



Urdu photo co